پیام انسانیت

افادات

حضرت مولانا مظاہر الحق صاحب دامت برکاتہم

ناظم مدرسہ دار العلوم محمدیہ گدرپور (اتراکھنڈ)

مرتب

مفتی افتخار الحسن جٹ پوری

Scanned by CamScanner

سلسلہ مواعظ ۴/

پیام انسانیت

افادات

رہبر ملت: حضرت مولانا مظاہر الحق صاحب

خلیفہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئیؒ

مرتب

مفتی افتخار الحسن قاسمی جٹ پوری

استاذ دار العلوم محمدیہ گدر پور (اتراکھنڈ)

ناشر: جمعیۃ البر والرحمۃ گدر پور (اتراکھنڈ)

Scanned by CamScanner

اس کتاب کی اشاعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب......... پیام انسانیت

وعظ.......... حضرت مولانا مظاہر الحق صاحب

ناظم مدرسہ دار العلوم محمدیہ، وخلیفہ حضرت ہردوئیؒ

مرتب .... مفتی افتخار الحسن جٹ پوری

صفحات.................................۴۰

ناشر.......... جمعیۃ البر والرحمۃ گدرپور

ملنے کے پتے

(۱) مدرسہ دار العلوم محمدیہ گدرپور (اتراکھنڈ)

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

مقصد کائنات ....
تخلیق انسان کا مقصد ....
بندوں کا اللہ سے عہد ....
بعثت انبیاء کا مقصد ....
اللہ بندگی سے بے نیاز ہے
اللہ کی عظیم نعمت ....
عبادت کا مفہوم ....
انسان کا ہر عمل عبادت ہے ....
مفہوم عبدیت ....
انسان کی شرافت بندگی ہی میں ہے ....
اطاعت کے سوا کوئی چیز نفع بخش نہیں ....
جہالت کا اندھیرا ....

Scanned by CamScanner

غفلت کا نتیجہ ....
انسان کی سرکشی ....
عبودیت عجیب چیز ہے ....
شیر کی اطاعت ....
نبیؐ کا عبادت میں انہماک ....
حضرت عمرؓ کا عمل ....
حضرت سری سقطیؒ ....
عبادت اللہ کا بندوں پر حق ایک حق ہے ....
عبادت میں اخلاص کا مقام ....
ریا کاری کی مذمت ....
میدان محشر میں تین لوگوں سے سوالات ....
وسوسہ ریا ریا نہیں ....
ریا کاری کی وجہ سے عبادت ترک نہ کرو ....
ایک چور کی حکایت ....

Scanned by CamScanner

انتساب

(۱) ان تمام محبین، مخلصین اور ہمدردوں کے نام جن کی نیک دعائیں راقم کی جنبش قلم کا اہم محرک ہیں۔

(۲) خصوصاً زبدۃ السالکین حضرت مولانا محمد یامین صاحب (کانٹھ مرادآباد) کے نام جن کی رہنمائی نے ظلمت کو ضیاء بخشی۔

افتخار الحسن قاسمی جٹ پوری

Scanned by CamScanner

مقصدِ کائنات

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے اس روئے زمین پر مختلف مخلوقات کو وجود بخشا ہے اور ہر ایک کی ذمہ داری اور ڈیوٹی الگ الگ متعین کر دی گئی ہے، انسان اور جنات کے علاوہ دیگر مخلوقات کی ذمہ داریوں کو اگر وحدت کی اکائی میں ڈھالنا چاہیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام مخلوقات کا مقصدِ وجود انسانیت کی فلاح اور اس کی مدد ونصرت ہے تاکہ وہ ذاتِ خداوندی کے وجود کو بآسانی سمجھ سکے اور پھر اپنے فرضِ منصبی کو ادا کر سکے؛ چنانچہ سورج کی پیدائش کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ دن بھر اپنی سنہری کرنوں سے عالم کو منور کرتا رہے، انسانیت اس کی روشنی میں آسائشِ زندگی مہیا کر سکے، اس کے ذریعہ سے اسبابِ معیشت کی فراہمی ہو سکے، چاند کی پیدائش پر غور کریں تو اس کے علاوہ اور کیا نتیجہ اخذ کیا جائیگا؟ کہ وہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے لوگوں کو راحت وآرام مہیا کرتا ہے، رنگ برنگے ستارے اور سیارے غم زدہ انسانوں کے لیے خوشی وطرب کا سامان لے کر آتے ہیں، اور نہ جانے کتنے لوگ ان سے اپنی منزلوں کی سمت متعین کرتے ہیں، رات ودن کی تبدیلی کو اس کے علاوہ کیا نام دیا جا سکتا ہے کہ لوگ اس کے ذریعہ سے ماہ وسال کا تعین کرتے ہیں، دن کی روشنی میں جب انسان کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے، تو اس کو سکون کی شدت سے تلاش ہوتی ہے، اسی سکون کے

Scanned by CamScanner

حصول کے لیے رات کا وجود ہے، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری کے وجود کو اس کے علاوہ کس نظر سے دیکھا جائے کہ ذات باری نے ان کی ڈیوٹی صرف اور صرف یہ رکھی ہے کہ انسانیت کو فائدہ پہونچائے، تر و تازہ اور سوکھی گھاس کھا کر بھی لوگوں کو صاف وشیریں دودھ مہیا کریں، بیل، اونٹ، گھوڑے، گدھے کے وجود کو کیا مانا جائے ؟سوائے اس کے کہ اللہ نے مال برداری کے لیے ان کو پیدا کیا ہے تا کہ انسان جہاں تک آسانی سے اپنا مال ودھن منتقل نہیں کر سکتا تھا ان کے واسطے سے بغیر کسی مشقت کے وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو جائے، ان تمام چیزوں کی پیدائش اگرچہ اللہ کی نشانیاں ہیں اور اس ذات کے وجود پر بین دلیل اور ثبوت ہیں؛ مگر ان دلیلوں کو بیان کرنے کا مقصد بھی انسانیت کی فلاح ہے۔

ہر چیز کا مقصود افادہ انسانیت ہے

الغرض دنیا کے اندر جتنی چیزوں کو بھی وجود بخشا گیا ہے ہر ایک کا مقصد افادۂ انسانیت ہے، خواہ ہماری سمجھ میں وہ چیزیں نہ آتی ہوں، مثلاً مذکورہ چیزوں کے متعلق تو ہمارا ذہن فیصلہ کر دیتا ہے کہ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ہر دی میں سورج کی شعاعوں سے حرارت حاصل کرتے ہیں، بہت سی چیزیں سکھانے کا کام کرتے ہیں، آگ کے ذریعہ سے ہم کھانا وغیرہ تیار کرتے ہیں، پانی ہماری زیست کا سامان ہے ؛لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ہمارا ذہن قبول نہیں کرتا ہے کہ آخر ان میں ہمارا فائدہ

Scanned by CamScanner

کیا ہے؟ جیسے خودرَو جھاڑیاں ہیں جو نہ جلانے کے کام آتی ہیں، نہ ہی کوئی پھل دیتی ہیں؛ بلکہ راستے میں مسافروں کے لیے ایک مصیبت بنی ہوتی ہیں، کپڑے اس میں الجھ کر پھٹ جاتے ہیں، کبھی انسان کا جسم بھی زخمی ہو جاتا ہے، یا جیسے زہریلے جانور سانپ، بچھو وغیرہ ہیں، ان سے انسان کا فائدہ ہونے کے بجائے الٹا نقصان ہوتا ہے کہ اگر یہ جانور کسی کو ڈس لیں تو جان تک کے لالے پڑ جاتے ہیں، پھر آخر ان میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔

حضرات! اگر بظاہر بے فائدہ نظر آنے والی ان چیزوں میں ہم غور وفکر کریں گے، تو ان میں بھی کسی نہ کسی طریقہ سے ہمارا فائدہ نظر آئیگا، بغیر پھل والے درخت اگر چہ پھل نہیں دیتے ہیں؛ مگر وہ سائبان کا کام تو کرتے ہی ہیں، خودرو جھاڑیاں اگر چہ سائبان کا کام بھی نہیں دیتی ہے؛ مگر زمین سے اٹھنے والے بخارات کو اپنے اندر ضرور جذب کرتی ہیں، جو انسان کے لیے نئی نئی بیماریاں پیدا ہونے کا سبب ہوتے ہیں؛ اگر یہ خودرو درخت اور جھاڑیاں نہ ہوں، تو یہ عالم حبس اور گندی گیس سے پر ہو جائے اور سانس لینا دشوار ہو جائے جو زندگی کے وجود کے لیے ازحد ضروری ہے۔ یہ زہریلے کیڑے مکوڑے بھی فائدہ سے خالی نہیں ہیں؛ چنانچہ کتنی ہی دوائیاں ہیں جو انہیں کیڑوں کے زہر سے تیار کی جاتی ہیں، ذرا سوچئے! اگر یہ نہ ہوتے تو ان مہلک امراض کی دوائیاں کیسے تیار ہو پاتیں؛ اگر چہ اللہ قادر مطلق ہے اور اس کے لیے یہ چیز کوئی

اہمیت نہیں رکھتی؛ مگر فی الوقت تو اللہ نے ان بیماریوں کے سدباب کے لیے اس زہر کو سبب بنایا ہے، پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ چیزیں بے فائدہ ہیں۔

تخلیق انسان کا مقصد

جب یہ بات ذہن نشیں ہوگئی کہ اللہ نے کوئی مخلوق بغیر مقصد اور بغیر فائدہ کے پیدا نہیں کی ہے؛ بلکہ ہر مخلوق کی پیدائش میں کوئی نہ کوئی مقصد و غرض ضرور ہے، تو بداہۃً یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ نے انسان کو بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں فرمایا ہے، انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، قرآن کریم میں بھی اس کا تذکرہ کیا گیا ہے "**لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم**" کہ ہم نے انسان کو سب سے زیادہ خوبصورت بنایا ہے، اللہ نے کسی مخلوق کے لیے بھی "اسم تفضیل" کا صیغہ استعمال نہیں کیا ہے لہٰذا؛ یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جب اللہ نے ان کیڑوں مکوڑوں کو بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں فرمایا ہے، تو پھر انسان جس کو پورے کائنات پر فضیلت عطاء کی گئی ہے کیا اس کو یونہی بیکار بنا دیا گیا ہوگا؟ اگر یہ بات تسلیم کی جائے کہ انسان کی پیدائش کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے، تب تو نعوذ باللہ یہ بات بھی ماننا پڑتی ہے اللہ کا یہ عمل عبث اور بے کار ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس قادر مطلق کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے، اب ضرورت ہے کہ ہم انسان کی تخلیق کے اصل مقصد پر غور کریں۔

Scanned by CamScanner

تمام مخلوقات کو افادہ انسانیت کے لئے پیدا کئے جانے سے یہ بات تو ثابت ہو جاتی ہے کہ انسان کوئی اہم چیز ہے تبھی تو اس فائدہ کے لئے تمام مخلوقات کو بنایا گیا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہئے کہ تمام کائنات کو اس کی حفاظت پر لگا دیا گیا، چاند اپنی چاندنی سے اس کی حفاظت کر رہا ہے، سورج اپنی شعاعوں سے اس کی حیات کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے، اور حفاظت کسی گری پڑی چیز کی نہیں کی جاتی بلکہ جو مالک کے نزدیک بہت اہم ہو اسی کی حفاظت پر مختلف لوگوں کو لگایا جاتا ہے، لیکن خود انسان کی تخلیق کس لیے ہوئی ہے تو اس کا اظہار بھی اللہ نے قرآن کریم میں فرمادیا ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" کہ انسان وجنات کی پیدائش کا مقصد اصلی اللہ کی عبادت وریاضت ہے، اس کے علاوہ جتنے بھی کام انسان انجام دیتا ہے وہ ثانوی درجے کی حیثیت رکھتے ہیں، اولی درجہ جس کو حاصل ہے وہ یہی ہے اور حضرت نانوتویؒ نے اس کو ایک دلیل کے ذریعہ نہایت موثر انداز میں بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم کائنات میں دیکھتے ہیں ہر چیز کا ایک مقصد ہے، ایک فائدہ ہے؛ لیکن انسان کا دنیا میں کوئی فائدہ ہی نظر نہیں آتا ہے، مثال کے طور پر کیڑے مکوڑے جو اپنے اندر زہر رکھتے ہیں وہ زندگی میں نہ سہی مرنے کے بعد انسان کے کام آتے ہیں، چاند سورج حرارت وبرودت ہر ایک چیز کا نفع ہے؛ لیکن خود انسان ان تمام چیزوں کے کتنا کام آتا ہے، کچھ بھی نہیں، انسان کی بیماری کو دفع کرنے کے لیے

Scanned by CamScanner

بے شمار حشرات الارض سے دوائیں تیار کی جاتی ہیں؛ لیکن خود جانوروں کی بیماری کی کسے فکر رہتی ہے، ہماری بھوک و پیاس کو دور کرنے کے لیے دودھ جیسی شیریں چیز کو اللہ نے جانوروں کے پیٹ میں پیدا کیا ہے؛ لیکن کتنے ہی جنگلی جانور ہیں جن کی بھوک پیاس مٹانے کی ذمہ داری کسی انسان پر عائد نہیں کی گئی ہے، معلوم یہ ہوا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کچھ اور ہی ہے اور وہ ہے عبادت جو خالص اللہ کے لیے ہو۔

بندوں کا اللہ سے عہد

اسی مقصد کے اظہار کے لیے اللہ نے قرآن کریم میں بندوں کو وہ عہد یاد دلایا ہے جو انہوں نے انسانیت کی تخلیق سے قبل کیا تھا جس کو "عہد الست" کہا جاتا ہے "**واذ أخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم**" (الاعراف ۱۷۲) جب آپ کے رب نے بنی آدم کے پیٹھوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرایا کہ "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" تو سب نے کہا "کیوں نہیں آپ ہی ہمارے رب ہیں" ہم اس کا اقرار کرتے ہیں۔

حضرات! اس عہد کی شکل یہ بنی کہ حضرت آدم کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالی نے ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا تو اولاد آدم چیونٹیوں کی شکل میں نمودار ہوئی، پھر بایاں ہاتھ پھیرا تو کچھ اور اولاد آدم ظاہر ہوئی یہ بھی چیونٹیوں کی مانند تھیں،

Scanned by CamScanner

داہاں ہاتھ پھیرنے کے نتیجے میں جو اولاد ظاہر ہوئی وہ اعمال خیر والے بندے تھے اور دوسری مرتبہ جو اولاد نکلی وہ اعمال بد والے لوگ تھے، جب قیامت تک آنے والی تمام نسل انسانی کو اللہ نے ظاہر فرمادیا تو ان سے ایک عام عہد و پیمان لیا گیا، رب نے فرمایا کہ "بتاؤ! کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں" تو اس وقت سب نے یک زبان ہو کر کہا "کیوں نہیں؟ آپ ہی ہمارے رب ہیں"۔

جب تمام انسانوں نے اللہ کی الوہیت کا اقرار کر لیا تو پھر اللہ نے ان سے اس بات کا عہد لیا کہ جب تم نے مجھ کو رب تسلیم کر لیا ہے تو دنیا میں جا کر بھی مجھے ہی رب ماننا اور صرف میری ہی عبادت کرنا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کو قیامت کے دن تم یہ کہہ بیٹھو کہ ہم تو اس عہد و پیمان سے غافل تھے، تم غافل نہ رہنا ۔(ترمذی:۲/۱۳۸)

بعثت انبیاء کا مقصد

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو دنیا کے اندر بھیجا تو بھی یہی مقصد دے کر بھیجا؛ مگر چونکہ اللہ کے علم میں یہ بات پہلے سے موجود تھی کہ انسانیت کے خمیر میں بھول چوک شامل ہے، وہ چند دن کا کیا ہوا وعدہ یاد نہیں رکھ پاتا تو روزِ ازل کا وعدہ اسے کیا یاد رہے گا؛ چنانچہ اس نے اسی عہد و پیمان کی یاددہانی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ اللہ کے بچھڑے ہوئے بندوں کو اللہ سے قریب کریں، اور اللہ کی

Scanned by CamScanner

عبادت کی ترغیب دیتے رہیں، اور اس کے لیے انبیاء علیہم السلام پر جو مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے ان کو سن دل پریشان ہو جاتا ہے کہ ان حضرات نے اتنی تکالیف برداشت کیسے کیں؟ اور خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ظلم وستم کی ساری حدیں ختم کر دی گئیں؛ لیکن آپؐ نے ہر طریقے سے امت کو اس بات پر جمع کرنے کی کوشش کی کہ عبادت صرف اللہ کی ہونی چاہیے اس کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔

اللہ بندوں کی عبادت سے بے نیاز ہے

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ (نعوذ باللہ) اللہ ہماری عبادت کا محتاج ہے، اللہ تو ہر چیز سے بے نیاز ہے، نہ کسی کی فرمانبرداری اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کی نافرمانی؛ بلکہ اگر تمام کائنات اور کائنات کا ہر ذرہ اللہ جل جلالہ کی نافرمانی پر آمادہ ہو جائے، کوئی بھی شئے اللہ کی اطاعت نہ کرے؛ حتیٰ کہ مقرب فرشتے بھی، تب بھی اللہ کی شان الوہیت اور جلالت میں کوئی فرق نہیں آسکتا ہے، اور اگر دنیا کا ذرہ ذرہ اس کی وحدانیت کا قائل ہو جائے اور ہر شئے اس کی مطیع و فرمانبردار ہو جائے حتیٰ کہ شیطان لعین بھی، تب بھی اللہ کی کبریائی میں زیادتی نہیں ہوگی، کسی کی فرمانبرداری یا نافرمانی سے اس کی شان میں نہ نقص آتا ہے اور نہ ہی حسن؛ البتہ اس اطاعت کا بھی پورا فائدہ بندوں کو ہی پہونچتا ہے جیسے ایک طبیب اور ڈاکٹر مریض کو چند پرہیز بتلاتا

Scanned by CamScanner

ہے، مریض اس کو کرتا ہے اور ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق ان چیزوں کا استعمال ترک کر دیتا ہے، تو اسی کو فائدہ ہوتا ہے، طبیب کو ذرہ برابر فائدہ نہیں پہونچتا، مریض پرہیز نہ کرے تب بھی ڈاکٹر کا کوئی نقصان نہ ہوگا؛ البتہ مریض جان سے جائیگا۔

اللہ کی عظیم نعمت

اللہ کی یہ کتنی عظیم نعمت ہے کہ اس نے ہم کو اپنا نام لیوا بنادیا ہے اور دوسروں کے در پر جھکنے سے ہماری پیشانی کو محفوظ رکھا ہے؛ کتنی ہی اقوام ہے جو ہزاروں دروں پر اپنی پیشانی کو خاک آلود کر رہی ہیں، لیکن خالی زبان سے یہ کہہ دینا کہ اللہ کا شکر ہے کافی نہیں ہے؛ بلکہ اس نعمت کی اصل شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد تخلیق کو سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گزاریں، ورنہ تو ہمارا نام اسلامی ہو، ہمارا خاندان مسلمان ہو ،اللہ کی نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے، محض عبداللہ، عبدالغفار اور عبدالرحمٰن نام رکھ لینے سے ہم دین دار نہیں کہلا سکتے ہیں، دین دار تو تب ہی کہلائیں گے جب اللہ کی عبادت میں ہمارے دن رات بیت رہے ہوں۔

عبادت کا مفہوم

عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں ہے؛ بلکہ عبادت نام ہے اللہ کے ہر ہر حکم کو پورا کرنے کا، ہمارے ہر کام کا مقصد اللہ کی رضا و خوشنودی ہو، اللہ نے جن کاموں کا حکم فرمایا ہے ان کو بجالاتے ہوں، جن کاموں سے منع فرمادیا ہے ان سے

Scanned by CamScanner

پرہیز کرتے ہوں، پھر جو کام جس طرح کرنے کو کہا ہو اسی طریقے پر ہم کرتے ہوں، تب تو ہم عبادت کرنے والے ہیں، عوام الناس نے عبادت کو نماز روزے میں منحصر کردیا ہے، دن رات گناہ کے کام کرتے رہتے ہیں اور خیال تک نہیں آتا ہے کہ کوئی نافرمانی کررہے ہیں، پڑوسی کو ستایا بھی جارہا ہے، جھوٹ بھی دن رات بولا جارہا ہے ،غیبت بھی ایک دوسرے کی خوب جی بھر کر کی جارہی ہے، اپنے بھائی کو تکلیف بھی جارہی ہے، چوری بھی کی جارہی ہے، دوسرے کو گالیاں بھی دی جارہی ہیں اور ہم سمجھے ہوئے ہیں کہ دین دار ہیں، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے، اس کا نام دین داری نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا یومن من لا یامن جارہ بوائقہ. جو آدمی اپنے پڑوسی کو تکلیف پہونچاتا ہے وہ مومن نہیں ہے، پھر یہ مومن کیسے ہوسکتا ہے؟ کیا ایمان صرف اس کا نام ہے کہ بس زبان سے کلمہ طیبہ کا اقرار کرلیا جائے ؟

انسان کا ہر عمل عبادت ہے

اگر ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں غور کریں اور نیت درست کرلیں تو ہمارے رات دن کے سارے اعمال عبادت میں شمار ہوسکتے ہیں، مثلاً ہم روزانہ تین وقت کھانا کھاتے ہیں جو ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے اگر ہم کھانا نہیں کھائیں گے تو زندگی ہی ختم ہوجائے گی، بظاہر یہ کھانا ہمارے جسم کی ضرورت ہے اور اس میں عبادت

Scanned by CamScanner

کا کوئی پہلو نہیں نکلتا مگر شریعت اسلامیہ نے بہت سے احکامات صرف نیت پر رکھے ہیں، ہم کھاتے وقت اپنی نیتوں کی درستگی کرلیں اور اس نیت سے کھانا کھائیں کہ اس کھانے کے ذریعہ مجھے جو توانائی جو طاقت قوت حاصل ہوگی اس سے اللہ کی عبادت وریاضت میں تھکان کم ہوگی، خشوع وخضوع کی دولت حاصل ہوگی، میں رات دیر تک نماز میں کھڑا رہ سکوں گا، کمزوروں کی مدد کروں گا، جو پریشان حال ہیں اور زندگی کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں ان کا ناصر ومددگار رہوں گا، مصیبت زدہ لوگوں کے لئے سہارا، اور غم زدوں کے غم کو دور کرونگا، اور سنت کے مطابق کھانا کھائے ہتو اگر چہ یہ اپنا ایک کام تھا اور بندے کی جسمانی ضرورت تھی مگر طریقہ اور نیت بدل گئی تو یہ بھی عبادت میں شامل ہوگیا، ہم اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں مگر نیت کچھ بھی نہیں ہوتی اگر اسی میں ہم اپنی یہ نیت کرلیں میں اچھا لباس پہنوں گا تو دوسروں کو خوشی کا موقع ملے گا، لوگوں کے دل میری طرف سے کدورت سے پاک ہونگے، جب کسی مجلس میں جاؤں گا تو لوگوں کی تکلیف کا باعث نہیں بنوں گا، میں اس اچھی پوشاک کے ذریعہ اللہ کی عبادت کروں گا تو مسجد میں میری وجہ سے بدبو نہیں پیدا ہوگی، اللہ تعالی اچھے لباس اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے، میں نے اس لئے یہ لباس زیب تن کیا تاکہ اللہ تعالی کو خوش کر سکوں تو پھر یہ کام بھی عبادت میں شامل ہے، ہمارے رات دن کے اعمال سب عبادت بن سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اپنی نیتوں کو درست کرلیں۔

Scanned by CamScanner

مفہوم عبدیت

جس طرح عبادت صرف نماز روزہ کا نام نہیں ہے، بلکہ انسان کی زندگی کے تمام اعمال عبادت بن سکتے ہیں، اسی طرح عبدیت اور بندگی محض اطاعت اور آقا کی خدمت گزاری کو ہی نہیں کہا جاتا ہے، یہ وصف تو تمام مخلوقات میں مشترک ہے کہ اللہ نے جس کام میں ان کو لگا دیا وہ اسی کام میں لگے ہوئے ہیں، بلکہ عبدیت ایک خاص شان کی عبادت کو کہتے ہیں، حضرت تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ عبد کا کوئی خاص کام مقرر نہیں ہوتا ہے، وہ تو حکم کا پابند ہوتا ہے، آقا نے جو حکم دیا اس کو وہی کرنا ہے، برخلاف نوکر کے کہ اس کے لئے کام متعین کردئے جاتے ہیں، غلام اور عبد کا ایک وقت وہ ہوتا ہے جب آقا اس کو اپنا لباس پہنا کر اپنا مینیجر بنا دیتا ہے اور ایک وقت وہ ہوتا ہے جب وہ اس سے اپنی بیت الخلاء صاف کراتا ہے، اور اس مفہوم کو قرآن کریم کی اس آیت میں غور کرنے سے اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" "ہم نے انسان اور جنات کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، ہم یہاں یہ غور کریں کہ فرشتے ہر وقت اللہ کی عبادت میں لگ ہوئے ہیں اور ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے، پھر بھی آیت میں ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کی شان نوکروں جیسی ہے کہ جو کام ان کے سپرد کردئے گئے ہیں بس اسی میں لگے ہوئے ہیں، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں، کوئی منہ میں صور لئے کھڑا ہے، کچھ

Scanned by CamScanner

بندوں کی جان نکالنے پر معمور ہیں ،بعض بارش برسانے پر متعین ہیں ، کچھ کو وحی کی خدمات سپرد کی گئی ہیں ،اوراسی طرح دیگر مخلوقات کی عبادت کا بھی حال ہے ،لیکن انس وجن کا معاملہ اس کے برعکس ہے ،ان سے ایک وقت کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو اور ایک وقت کہا جاتا ہے کہ نماز مت پڑھو ،مثلاً زوال کے وقت اور طلوع وغروب کے وقت ،ایک وقت سونے کا حکم دیا جاتا ہے اور ایک وقت جاگنے کا ،ایک وقت قلم پکڑنا عبادت ہے اور ایک وقت سامان حرب میں اعدائے دین سے مقابلہ کرنا ،الغرض یہ مختلف کام مختلف اوقات میں انسان وجنات کے لئے عبادت قرار دئے گئے ہیں ،اور یہی بندگی کا اصل مفہوم ہے کہ آقا کے ہر حکم کی بجا آوری ہو۔

مری ہے خوشی اسی میں جو بھی یار کی خوشی ہے

انسان کی شرافت بندگی ہی میں ہے

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے ،کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ اس کی یہ شرافت کیوں ہے ،نہ تو اس کی عمر دیگر مخلوقات سے زیادہ رکھی گئی ہے ،اس لئے کہ علماء نے لکھا ہے کہ گدھے کی عمر کئی سو سال کی ہو جاتی ہے ،نہ اس کی شرافت کا معیار اس کے اعضاء جسمانی ہیں اس لئے کہ اللہ نے ہر مخلوق کو اسی کے مطابق اعضاء عطا کئے ہیں ،اگر انسانی ہاتھ پیر کسی گھوڑے اور گدھے کو لگا دئے جائیں تو وہ کتنا بدصورت لگیں گے ،جو تھوڑی بہت خوبصورتی ان میں اس وقت باقی ہے اعضاء جسمانی کی پیوندکاری

Scanned by CamScanner

کے بعد وہ بھی ختم ہو جائے گی، اس سے معلوم ہوا کہ اس کی شرافت ان تمام چیزوں میں نہیں ہے بلکہ اس کی شرافت اس وجہ سے ہے کہ وہ اس خدائی زمین پر خدا کا نظام قائم کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اس کے لئے جد وجہد کرتا ہے، تمام دنیا کے سامنے ایک خدا کی وحدانیت کے گیت گاتا ہے، ہر موقع پر اس کی بالادستی قبول کرتا ہے، اور دنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا کے علاوہ نہ کوئی خالق ہے اور نہ معبود، اگر انسانیت کا یہ مشن ہے تبھی تو وہ باعث شرافت ہے، ورنہ ہم لوگ غور کریں محض انسانیت ہی قابل شرف کوئی چیز ہوتی تو ابو جہل، ابولہب اور دیگر فراعین عالم کو بھی وہی شرافت میسر ہوتی جو ایک مسلمان کو ہے، مگر ایسا نہیں ہے قرآن میں ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا گیا" اولٰئک کالانعام بل ھم اضل "یہ لوگ جانوروں کے مانند ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے، ایک مسلمان کی شرافت صرف بندگی کی وجہ سے ہی ہے، اگر وہ اللہ کا نافرمان ہو جاتا ہے تو اس کی تمام ہنر مندیاں اور فتح مندیاں بھی آخرت کی فوز وفلاح سے ہم کنار نہیں کرسکتی، وہ دنیا میں چاہے جیسا ہی صاحب حیثیت اور عظیم ہو، لوگ اس کی شرافت کے گیت گاتے ہوں، مگر اللہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں میں وہ باعزت نہیں ہوسکتا ہے، ہمارے جتنے بھی کمالات اور ہنر ہیں، شرافت وعظمت کے جتنے بھی منارے ہیں وہ سب معلولات ہیں اور ان سب کی علت ہے عبودیت، جیسے آنکھ اللہ تعالی نے دیکھنے کے لئے بنائی ہیں اور اسی کے ساتھ

Scanned by CamScanner

ساتھ یہ چہرے کی رونق بھی ہے، لیکن اگر آنکھ کی بینائی جاتی رہے، تو کوئی بھی فرد اس کو اہمیت نہیں دیتا ہے اگر چہ آنکھ جیسے پہلے چہرے کی زینت تھی اب بھی ہے، مگر اس کا مقصود اصلی فوت ہو گیا تو محض چہرے کے لئے زینت کا سبب بننا اس کو کوئی شرف نہیں بخشتا ہے، اس کے برخلاف اگر چہ وہ آنکھ چھوٹی ہو اور دیکھنے میں بدصورت معلوم ہوتی ہو لیکن دنیا کی رنگ و رونق کا مشاہدہ کراتی ہو تو اس کی بدصورتی بھی قابل احترام ہوتی ہے، اسی طرح انسان میں لاکھ ہنر مندیاں ہیں لیکن اگر اس میں بندگی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

دنیاوی سامان مقصد تخلیق نہیں ہو سکتا

جب ہمارے سامنے مقصد تخلیق کی بات آتی ہے تو ہر آدمی سوچتا ہے کہ واقعی پیدائش کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہے، لیکن ہم لوگوں کے دلوں پر چونکہ دنیا چھائی ہوتی ہے، رات دن دنیا کی خاطر بھاگ دوڑ کرتے ہیں، اس لئے مقصد تخلیق بھی دنیاوی چیزوں میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور شیطان چونکہ انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، وہ کبھی نہیں چاہتا کہ انسانیت سیدھے راستے پر لگ جائے، اسے اپنی منزل کا پتہ معلوم ہو، اس لئے وہ ہمارے اذہان خالق سے ہٹا کر مخلوق کی طرف کر دیتا ہے، اور وہ اپنی منزل مقصود کو پانے کی تگ و دو میں ایسے راستے پر نکل پڑتے ہیں جس پر منزل کا نام و نشان نہیں ہوتا، آدمی پوری زندگی چلتے چلتے تھک جاتا ہے، زندگی ختم ہو جاتی ہے

Scanned by CamScanner

مگر منزل ندارد۔

آج ہم امت مسلمہ کا جائزہ لیں، مختلف گروہوں میں امت بٹی ہوئی ہے اگر ہر ایک گروہ نے اپنی منزل کا نشان الگ متعین کر رکھا ہے، ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ شائد ہماری تخلیق اسی لئے ہوئی ہے کہ روزی کما کر خود بھی پیٹ بھریں اور اپنے گھر والوں کا جن کی ذمہ داری اللہ نے ان کے اوپر ڈالی ہے ان کے بھی کھانے پینے کا انتظام کریں ، یہ گروہ رات دن روزی کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے، شہر در شہر، ملک در ملک بس اسی کی دوڑ دھوپ ہے کہ مال و دولت کے انبار لگا دئے جائیں، اگر ایسے لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جائے تو الٹی نصیحت سے سامنا ہوتا ہے کہ اللہ نے ہمارے اوپر اتنے افراد کا بوجھ ڈالا ہے، اگر دین کے کاموں میں لگ جائیں تو ان کی روزی کا کیا بنے گا؟ کچھ لوگ ہیں جو کرسی اور بڑے بڑے عہدوں کے حصول کو مقصد زندگی بنائے ہوئے ہیں، نہ ان کو کھانے کی فکر ہے نہ پینے کی، اوڑھنے بچھانے سے بے نیاز کرسی کے حصول کی خاطر دوڑ لگا رہے ہیں، بڑے بڑے نیتاؤں کے تلوے چاٹتے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں، گاؤں کے پردھان بن گئے تو ایم ایل اے بننے کی فکر، ایم ایل اے کی کرسی پر قابض ہوئے تو ایم پی خواب دیکھنے لگے، الغرض اور اوپر اور اوپر کی تلاش و جستجو میں ماہ و سال گزرتے چلے جا رہے ہیں۔

حالانکہ اگر ہم ذرا سا بھی دماغ پر زور ڈالیں تو یہ بات بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے

Scanned by CamScanner

کہ یہ تمام چیزیں ہماری زندگی کے مقاصد نہیں بن سکتیں، اس لئے کہ یہ چیزیں صرف دنیاوی زندگی تک کام آنے والی ہیں، جب کہ مسلمان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی سے ہم کنار ہونا ہے، یہ اسلام کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عنایت کی جائے گی جو کبھی ختم نہیں ہوگی، پھر زندگی کا مقصد بھی ایسا ہی ہونا چاہئے جو ہماری دونوں زندگیوں کو کامیاب بنائے، کیا کبھی کسی کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر مرنے والا مالدار ہے تو اس کے ساتھ قبر میں سونا چاندی، یا اس کی دوسری مال ودولت رکھ دی جائے، یا اس کے ایم ایل اے اور ایم پی ہونے کا سرٹیفکٹ رکھ دیا جائے، ہم ایسا کیوں نہیں کرتے؟ اس لئے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں کام آنے والی نہیں ہیں، آخرت میں یہ سونے چاندی کے سکے ردی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے، آخرت میں تو اعمال صالحہ، ذکر اللہ، اطاعت رسول، اور عبادات کا سکہ چلتا ہے، جس سکہ پر ہم نازاں ہیں، انہیں تو آخرت میں کوئی پہچاننے والا بھی نہیں ملے گا، اس مقام پر وہی آدمی غنی اور مالدار ہوگا، جس کے پاس اعمال صالحہ اور اطاعت باری تعالیٰ کی کرنسی ہوگی۔

جہالت کا اندھیرا

مولانا رومیؒ نے ایک بڑی ہی دلچسپ حکایت نقل فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ ہندوستان کے کچھ لوگ ہاتھی کو پکڑ کر ایک کسی دوسرے ملک میں لے گئے، وہاں پر

Scanned by CamScanner

لوگوں نے ہاتھی کا صرف نام سن رکھا تھا کسی نے بھی اس کو دیکھا نہیں تھا، آنا فانا لوگوں میں دور دور تک یہ بات مشہور ہوگئی کہ ہندوستان سے ایک ہاتھی آیا ہوا ہے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آنے لگے، ادھر ہندوستانیوں نے یہ عقل مندی کا کام کیا کہ ہاتھی کو تاریک جگہ میں کھڑا کر دیا، ایک تو ہاتھی خود کالا اوپر سے جگہ بھی تاریک اب ہاتھی کی ہیئت بالکل ہی چھپ کر رہ گئی، دیکھنے والوں کو ہجوم لگا ہوا تھا، اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہ آتا تھا لیکن ہاتھی دیکھنے کا شوق اندھیرے پر غالب آیا، جب آنکھوں سے کچھ نظر نہ آیا تو ہاتھوں سے ٹٹول کر ہی قیاس کرنے لگے جس شخص کے ہاتھ میں جو حصہ آتا وہ عقل پر اس پر دلیل اور قیاس کرتا اور ہاتھی کو اسی شکل کا سمجھتا، چنانچہ ایک شخص کے ہاتھ میں اس کا کان آیا وہ کہنے لگا کہ ہاتھی پنکھے جیسا ہوتا ہے، جس شخص کا ہاتھ اس کی پشت پر پڑا اس نے کہا یہ تو تخت کے مانند ہے، جس شخص کا ہاتھ اس کے پاؤں اور ٹانگوں پر پڑا اس نے ٹٹول کر کہا نہیں آپ لوگ غلط کہتے ہیں یہ تو ستون کے مثل ہے۔

غرض ہر ایک دعوئی تھا کہ ہاتھی ویسا ہوتا ہے جیسا اس نے ٹٹول کر جانا بوجھا ہے ،ہر ایک کا علم الگ تھا کسی نے کہا "الف" ہے اور کسی نے کہا "ب" ہے مگر ہاتھی کی ابجد سے کوئی بھی واقف نہ تھا، ہاں اگر ان کے ہاتھوں میں اندھیرے کو دور کرنے والی شمع روشن ہوتی تو یہ سارے اختلافات ختم ہو جاتے اور انہیں پتہ چل جاتا کہ ہاتھی کی شکل وشباہت کیسی ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

ہماری ظاہری آنکھوں کی بینائی بھی ان لوگوں کے ہاتھ کی مانند ہے ہم ان آنکھوں کے ذریعہ مقصد زندگی کی شناخت نہیں کر پا رہے ہیں، اگر ہماری آنکھوں سے جہالت کا اندھیرا دور ہو جائے تو معلوم ہو کہ ہمارا مقصد زندگی ان تمام چیزوں سے الگ ہیں جو ہم سمجھے ہوئے ہیں۔

غفلت کا نتیجہ

جب ہم نے اپنے مقصد اصلی کو پہچاننے میں غفلت اور سستی سے کام لیا اور عمداً یا سہواً اپنے خالق حقیقی کو بھلا دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جب ہمارے اوپر کوئی مصیبت آتی ہے تو توجہ اللہ کے بجائے مخلوق کی طرف ہو جاتی ہے، بیماری میں اسپتالوں کے چکر تو لگتے ہیں مگر اللہ کے دربار میں ایک مرتبہ بھی حاضری کی توفیق نہیں ہوتی، کبھی روپیوں پیسوں کے بل بوتے پر اور کبھی بڑے لوگوں سے تعلقات کی بناء پر ہم کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے، دین دار طبقہ کو گری نظر سے دیکھتے ہیں، ایک غیر مسلم اپنے بچے کے بیمار ہونے پر مسجد کے دروازے پر آکر کھڑا ہو جاتا ہے اور امام صاحب سے دم کراتا ہے مقتدیوں سے پھونک لگواتا ہے لیکن ہمیں کبھی اس طرف توجہ نہیں ہوتی کہ قرآن میں بھی اس بیماری کو دور کرنے کی طاقت ہے، آج کل پوری امت کا حال یہ ہو چکا ہے کہ دنیاوی رنگ ورونق اور دنیاوی علوم وفنون پر نازاں ہیں سیم وزر کی کثرت پر اتراتے ہیں جو کبھی بھی دھوکا دے کر چلا جاتا ہے، آدمی کے بننے

Scanned by CamScanner

ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے ،اس ذات کی طرف رجوع نہیں کرتے تو بگڑے ہوئے کاموں کو بھی بنانے پر قادر ہے، جو تمام پریشانیوں کو منٹوں میں ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔خدارا! اپنا مقصد زندگی سمجھئے ،اپنے رب سے رشتہ مضبوط کیجئے ،اللہ کی عبادت ،رسول کی اطاعت کے ساتھ زندگی گزاریے، پھر آپ دیکھیں گے کہ رب تمہاری زندگی میں کیسے بہار لاتا ہے۔

انسان کی سرکشی

انسان دنیا میں آنے کے بعد دنیا کی رونق ،اس کی زیب وزینت اور بہاروں میں ایسا غرق ہوا کہ اس نے خدا کی ذات کو پس پشت ڈال دیا ہے، کچھ لوگوں نے تو خدا کا سرے سے انکار ہی کر دیا، کہنے لگے کہ کوئی خالق نہیں یہ عالم خود بخود وجود میں آتا ہے،خود فنا ہو جاتا ہے،سورج بغیر کسی کے حکم دئے اپنا کام کر رہا ہے، چاند کی روشنی کسی ذات کی رہین منت نہیں ہے، یہ لہلہاتے کھیت، بھینی بھینی خوشبو بکھیرتے رنگ برنگ کے پھول،قم قم کرتے دریا،موجیں مارتے سمندر، چہچہاتے پرندے، کسی غیر کی طاقت کے بل پر نہیں بلکہ اپنے وجود میں ہی سب کچھ ہیں ،دنیا کی کسی بھی شے میں کسی کاری گر کی کاری گری شامل نہیں ہے، پوری کائنات کا نظام مشین کی طرح خود بخود چل رہا ہے، کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی ذات کو تو تسلیم کرتے ہیں،مگر اس کے ساتھ دوسری طاقتوں کو اس کا شریک کار مانتے ہیں ،وہ خالق کی صفات مخلوق میں تلاش

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں ایسے لوگ بھی معرفت خداوندی سے کوسوں دور ہیں، ہم اگر چہ اللہ پر پورا ایمان رکھتے ہیں مگر ہمارا ایمان بھی زبانوں کی حد تک ہے، عمل سے ہم بھی اپنے ایمان کے تقاضوں پر پورا نہیں اتر پاتے، دن رات اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں ،قدم قدم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو توڑتے ہیں، ہمارے لئے کئی کئی گھنٹے باتوں میں گزارنا تو آسان ہے مگر نماز میں چند منٹ لگانا گزارا نہیں، ڈراموں اور فلموں میں پوری پوری رات جاگنا گوارہ ہے مگر اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے رات کے کچھ حصہ میں اس کی عبادت سے دل اباء کرتا ہے۔

یہ اللہ کی ستاری اور اس کے رحیم وکریم ہونے کی بات ہے کہ وہ ہماری تمام سرکشی کو نہ صرف یہ کہ معاف کر دیتا ہے بلکہ اپنے انعامات کے سلسلے کو بھی بند نہیں فرماتا ،اور ہم اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نافرمانی سے ہمارا کوئی نقصان نہیں ،عبادت گزار اور نافرمان بظاہر ہمیں ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں مگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا جائے تو دونوں میں بڑا فرق ہے، اس فرق کو وہی محسوس کر سکتا ہے جس کو اللہ نے اپنی معرفت سے سرفراز فرمایا ہے، اگر دونوں میں فرق نہ ہوتا تو انبیاء کرام ،صحابہ ،تابعین اور ہر امت کے متقی اور پرہیزگار حضرات عبادت میں اپنے آپ کو اس طرح نہ کھپاتے ،وہ بھی ہماری ہی طرح بے پرواہ ہو کر زندگی گزارتے ،لیکن ان کے پاس اللہ کی معرفت تھی، وہ اپنے خالق کا حق اچھی طرح پہچانتے تھے اسی لئے انہوں نے پوری

Scanned by CamScanner

زندگی اطاعت میں گزاری، ہمارے اوپر غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اس لئے کچھ نظر نہیں آتا ہے اور اطاعت سے روگردانی، اللہ کی عبادت سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔

عبودیت عجیب چیز ہے

آج کل لوگ عموماً اس خواہش میں رہتے ہیں کہ عوام الناس ان کے تابع ہو جائے، وہ جدھر جائیں لوگ ان کی عزت وتوقیر کریں، اپنی آنکھوں پر بٹھائیں، اور اس کے لئے کتنے ہی وسائل ظاہری کا سہارہ لیا جاتا ہے، بہت سے لوگوں کو تو تعویذات تک کا استعمال کرتے دیکھا گیا ہے، لیکن اگر کوئی حقیقت میں اس کی صحیح تدبیر کرنا چاہتا ہے تو وہ خود کو خدا کا حقیقی بندہ بنا دے، اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کے تابع کر دے پھر پوری دنیا اس کے تابع ہو کر کیسے آتی ہے وہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریگا۔

ہر کہ ترسید از خدا و تقویٰ گزید
ترسید از وے جن و انس و ہر کہ دید

جو شخص اللہ تعالی سے ڈرا اور تقویٰ اختیار کیا تو اس سے جن و انس ہر چیز ڈرتی ہے۔

شیر کی اطاعت: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ

Scanned by CamScanner

حضرت سفیان ثوریؒ حضرت شیبان راعی کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے، راستے میں انہیں ایک شیر نظر آیا تو حضرت سفیان ثوری ان سے فرمانے لگے دیکھو شیر ہمارا راستہ روک رہا ہے اور لوگوں کو ڈرا رہا ہے۔ حضرت شیبان نے فرمایا "ڈرو مت" جب شیر نے حضرت شیبان کا کلام سنا تو اپنی دم ہلاتا ہوا ان کے پاس آیا حضرت شیبان نے اس کا کان پکڑا تو وہ زور زور سے اپنی دم ہلانے لگا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا۔ حضرت سفیان نے پوچھا اے شیبان! کیا یہ شہرت نہیں ہے؟ فرمایا اے سفیان! نہیں یہ نمائش نہیں ہے اگر مجھے شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں مکہ مکرمہ تک اپنا سامان اس پر رکھ کر لے جاتا۔

نبیؐ کا عبادت میں انہماک

اللہ کے کلام کو سب سے زیادہ سمجھنے والے انبیاء ہوتے ہیں، اور صرف سمجھتے ہی نہیں بلکہ اس پر مکمل طور پر عمل بھی کرتے ہیں، اسی لئے جتنے بھی انبیاء کرام دنیا میں تشریف لائے ہیں، ہر ایک نے اپنی عبادت وریاضت کے ذریعہ لوگوں کے سامنے مقصد زندگی کو واضح فرمایا، اور خصوصاً ہادی برحق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کثرت کے ساتھ اپنے معبود حقیقی کی عبادت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے "قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ تورت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال افلا

اکون عبداً مشکوراً. مشکوۃ/۱۰۸ ''حضرت مغیرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز میں اتنا طویل قیام کیا کہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آگیا، آپ سے عرض کیا کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ جب کہ آپ کی اگلی اور پچھلی ساری لغزشیں معاف کردی گئی ہیں، (یعنی آپ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہیں، نہ پہلے آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے) آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ یعنی بے شک میرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت میں مشقت اٹھانا چھوڑ دوں، درحقیقت اللہ رب العزت نے مغفرت دائمہ کی جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے، اور اس کے علاوہ جو دوسری بہت سی نعمتوں سے مجھے سرفراز کیا ہے اس کا تقاضہ یہی ہے کہ میں اپنے پروردگار کی رضاجوئی اور اس کا شکر گزار بندہ بننے کے لئے خوب خوب عبادت کروں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی عبادت کے متعلق فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں سوتے تھے اور آخری حصہ عبادت کے لئے بیدار رہتے پھر آپ ﷺ کو اگر اہلیہ کے پاس جانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو حاجت پوری فرماتے اور سوجاتے تھے (مشکوۃ/۱۰۹)۔

Scanned by CamScanner

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک دو دن کا معمول نہیں تھا بلکہ پوری زندگی آپ نے اسی طرز پر گزاری ہے، کہ آپ ﷺ مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت میں محو رہا کرتے تھے، دن میں امت کی خبر گیری اور اور منصب نبوت کے فرائض انجام دیتے، لوگوں کو اللہ کی توحید کی دعوت دیتے اور جب رات کو پوری امت استراحت کی غرض سے بستر پر لیٹ جاتی تو آپ اپنے بستر کو چھوڑ دیتے اور اللہ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے، آپؐ کے ماننے والوں کو صرف پانچ وقت نماز پڑھنے کا حکم تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود آٹھ وقت کی نماز ادا فرماتے تھے۔

حضرت عمر کا عمل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انتہائی مصروف رہا کرتے تھے دن میں مخلوق کے کام کاج کو دیکھتے اور رات میں اللہ کی عبادت میں لگ جاتے، اپنے آرام کا بالکل بھی خیال نہ فرماتے اس لئے بیٹھے بیٹھے آپ پر غنودگی طاری ہو جاتی، آپ کی یہ حالت دیکھ کر ایک مرتبہ صحابہ کرام نے عرض کیا اے امیر المومنین! کیا آپ سوتے نہیں ہیں؟ تو حضرت عمر نے جواب میں فرمایا میں کیسے سو سکتا ہوں؟ اگر میں دن میں سوتا ہوں تو لوگوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں اور اگر رات میں سوتا ہوں تو اللہ عزوجل کی طرف سے اپنا حصہ ضائع کر بیٹھوں گا۔

حضرت سری سقطی

Scanned by CamScanner

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا سری سقطی سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والا کسی کو نہیں پایا ہے، آپ پر ۹۸ رسال ایسے گزرے کہ آپ کو کبھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا، آپ صرف مرض الوفات میں لیٹے تھے۔

حضرت جنید بغدادی ہی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سری سقطی کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر جمعہ اور جماعت واجب نہ ہوتی تو میں کبھی اپنے گھر سے نہ نکلتا اور مرتے دم تک اپنے گھر ہی کو لازم سمجھتا۔

عبادت اللہ کا بندوں پر ایک حق ہے

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عبادت کا راز یہ تھا آپ علیہ السلام اپنے رب کے مقام کو بخوبی سمجھتے تھے، اگر ہم لوگ ذرا بھی غور وفکر سے کام لیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر دن رات انعامات بارش کی طرح برساتا رہتا ہے، کوئی لمحہ انعامات خداوندی سے خالی نہیں، اور اتنے انعامات ہمارے اور آپ کے اوپر نازل ہو رہے ہیں کہ اگر بندے یہ چاہیں کہ ان کو شمار کرلیں تو یہ ان کے بس میں نہیں ہے، اللہ تعالی نے اس حقیقت کا اظہار خود قرآن کریم میں فرمایا ہے "**وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها** " کہ تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کرسکتے، اور یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ منعم کا شکر ادا نہ کیا جائے، کریم اور شریف آدمی اپنے محسن کا احسان مند رہتا ہے، اللہ تعالی کی عبادت منعم کی شکر گزاری اور احسان مندی کی ہی ایک صورت ہے، اس لحاظ

Scanned by CamScanner

سے ہمارے اوپر اللہ کی عبادت یوں بھی ضروری ہو جاتی ہے اور یہ اللہ کا ایک حق ہے جس کو پورا کرنا ہمارے ذمہ لازم ہے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے دریافت فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ حضرت معاذ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ فلا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ تعالیٰ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئاً۔ مشکوۃ'' بندوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ کہ بندے اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

عبادت میں اخلاص کا مقام

اور جہاں مقصود انسانیت عبادت کو بتلایا گیا ہے وہ صرف ظاہری عبادت نہیں ہے بلکہ ایسی عبادت ہے جو اخلاص کے پانی سے گوندھی گئی ہو، ریاء کاری اور دکھلاوے سے پاک ہو، اس کا صحیح نقشہ وہ ہے جو حدیث میں کھینچا گیا ہے "ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ مشکوۃ" تمہاری تمام عبادات کی کیفیت یہ ہونی چاہئے جیسے تم کسی کے غلام ہو اور نوکر ہو اور تمہارے کام کرتے وقت وہ

Scanned by CamScanner

مالک تمہارے سامنے موجود ہو تو کام کی اپنی ہی ایک کیفیت ہوتی ہے کہ نہ تو ظاہر کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے اور نہ باطن ہی کی توجہ وہاں سے ہٹتی ہے، لہذا اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت اس انداز پر کرو کہ تم یہ خیال کرو کہ خدا تمہارے سامنے موجود ہے اور تم خدا کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تمہاری یہ کیفیت نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کیفیت ضرور پیدا کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے، اگر ظاہری اعضاء کو حرکت دو گے تو وہ بھی خدا کو معلوم ہو جائے گی اور اگر باطن یعنی قلب کو ہٹاؤ گے تو بھی وہ دیکھ رہا ہے، اگر ان میں سے کوئی بھی کیفیت تمہارے دل میں پیدا نہیں پا رہی ہے تو سمجھ لو کہ ابھی اخلاص میں کمی ہے اور بغیر اخلاص کے کوئی بھی عبادت قابل قبول نہیں ہو سکتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تمام اچھے اعمال کی روح اور جان یہی اخلاص ہے۔

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت "والذین یوتون ما اتوا وقلوبھم وجلة" کا مطلب دریافت کیا جس میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے، اور جو لوگ دیتے ہیں اور جو کچھ دیتے ہیں اس پر بھی ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں، حضرت عائشہ نے عرض کیا کیا اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں، (یعنی ان کا ڈرنا کیا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں، بلکہ آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے والے ہیں اور صدقہ وخیرات کرنے والے ہیں ،اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (کسی خرابی کی وجہ سے)ان کے نیک اعمال قبول نہ ہوں، یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں ،اور یہی لوگ ان بھلائیوں کی طرف جانے والے ہیں (ترمذی)۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ،اخلاص والوں کے لئے خوش خبری ہو کہ وہ اندھیروں میں روشنی کے چراغ ہیں ،ان کی وجہ سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔

ریاکاری کی مذمت

اگر بظاہر کوئی انسان دن ورات اللہ کی عبادت انجام دیتا ہو، نمازیں بھی خوب پڑھتا ہو، روزے بھی کثرت سے رکھتا ہو، اللہ کے راستے میں مال بھی خوب صدقہ کرتا ہو اور ان تمام امور خیر کا مقصد رضاء الٰہی نہ ہو؛ بلکہ اپنی شہرت ،لوگوں کے درمیان اپنی نیک نامی ،عبادت گزاروں میں اپنا شمار کرانے جیسی نیتیں ان کا محرک اور باعث ہو تو اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قیمت نہیں اور ان پر کوئی ثواب ملنے والا نہیں ،قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا "من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون. اولٰئک الذین لیس لھم فی

الأخرة الا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون. هود/ ۱۵ ''جولوگ دنیا کی زندگی اوراس کی زینت کا ارادہ کرتے ہیں ہم ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں، اوران کو دنیا میں دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے، اور یہ وہی لوگ جن کو آخرت میں جہنم کے علاوہ کوئی چیز نہیں ملے گی، اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ بھی کیا اس کو برباد کردیا ہے، اوراپنے کیئے ہوئے اعمال کو خراب کرڈالا ہے۔

اسی مضمون کو حدیث مبارکہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ''عن عمر بن الخطابؓ يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لإمرئٍ مانوى فمن كانت هجرته لدنيا يصيبها أوامرأة يتزوجها فهجرته الى ماهاجرت'' (بخاری:۱/۲) اور آدمی کو اپنی نیتوں کا صلہ ملتا ہے اس لیے جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اس کو حاصل کرے یا عورت کے لیے ہو کہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوئی جس کے لیے اس نے گھر چھوڑا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت بھی اسی مضمون کو بیان کررہی ہے ''عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله لاينظر إلى صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم وأعمالكم'' (رواہ مسلم) حضرت

Scanned by CamScanner

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی تمہاری صورتوں اور تمہارے مال ومتاع کو نہیں دیکھتا (یعنی اس کی نظر رحمت وعنایت میں تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کا کوئی دخل نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے نزدیک نہ تو اچھی یا بری صورت کی کوئی حیثیت ہے اور نہ مال ومتاع کی کمی بیشی کی کوئی اہمیت ہے) بلکہ وہ تمہارے خلوص کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے (یعنی اس کے یہاں تو بس اس چیز کو دیکھا جاتا ہے کہ تمہارے دل میں یقین وصدق اور اخلاص ہے یا نفاق وریا اور سمعہ وغیرہ، اسی طرح اس کے نزدیک اچھے یا برے اعمال کا اعتبار ہے جس کے مطابق وہ تمکو جزا اور سزا دیتا ہے)۔

حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا (مسند احمد) حضرت شداد ہی ایک اور روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رونے لگے، لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا اس بات نے مجھے رلا دیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوت خفیہ کا ڈر ہے، حضرت شداد فرماتے ہیں

Scanned by CamScanner

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلاء ہو جائے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں لیکن وہ سورج اور چاند کی عبادت کریں گی اور نہ بت یا پتھر کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کاری کرے گی، شہوت خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کر لے) مسند احمد۔

میدان محشر میں تین لوگوں سے سوالات

اور اسی مضمون کو ایک حدیث میں ایک واقعہ کے انداز پر نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میدان محشر میں تین ایسے لوگوں کو بلائے گا جنہوں نے بڑے نیک اعمال کیے ہونگے اور بظاہر ان نیک کاموں کا ثواب بہت زیادہ اور ایسے لوگوں کے درجات بھی بہت بلند ہوتے ہیں، لیکن ان لوگوں نے وہ نیک کام کرنے میں رضاء الٰہی اور خوشنودی رب کا ارادہ نہیں کیا تھا، بلکہ دنیا میں لوگوں کے درمیان اپنی شہرت اور ریا کاری کا ارادہ کر رکھا تھا اس لئے ان کو نیک اعمال کا ثواب ایک حبہ برابر بھی نہ ملے گا، بلکہ سزا دی جائے گی۔

ان میں سے ایک وہ قاری اور حافظ قرآن ہوگا جو دن رات قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتا تھا اس کو اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا اور سوال کیا جائے گا کہ ہم

Scanned by CamScanner

نے جو تم کو قرآن کا علم دیا تھا تم نے اس پر کیا عمل کیا ؟ تو وہ جواب دیگا اے اللہ ! میں نے تو دن ورات قرآن کو اپنا مشغلہ بنا رکھا تھا ، اللہ کی طرف سے جواب دیا جائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو لوگوں میں شہرت اور دکھلاوے کے لئے کیا تھا ، اور تمام ملائکہ بھی اس کی تکذیب کریں گے ، اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جس دنیا کے لئے یہ کام کیا وہ تجھے اجر دے چکی کہ تجھ کو دنیا میں خوب شہرت مل چکی ہے ، اب یہاں تمہارے لئے کوئی اجر نہیں ہے ، اور اس گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر اس کے بعد ایک مجاہد کو اللہ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا ، جس نے اللہ کے راستے میں خوب جہاد کیا ہوگا اور اللہ کا نام دور دور تک پہونچایا ہوگا ، اس سے بھی یہی سوال کیا جائے گا کہ تم نے دنیا میں ہمارے لئے کیا کارنامہ انجام دیا ؟ وہ عرض کریگا ، اے اللہ ! میں نے تیرے راستے میں نکل کر جہاد کیا ، تیرے دشمنوں کو تہ تیغ کیا اور دور دراز علاقوں تک تیرا پیغام لوگوں میں عام کیا ، جہاں اسلام کے نام لیوا نظر نہیں آتے تھے میں نے ایسے علاقوں میں بھی تیری تکبیر بلند کی اور آخر تیرے دشمنوں کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا ، اللہ کی جانب سے اس کو بھی جواب دیا جائے گا ، کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے جو کچھ کیا ہے صرف ریاکاری اور لوگوں میں شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا ہے ، اور تم کو دنیا میں اس کی شہرت مل چکی ہے ، اس کو بھی اوندھے منہ کر کے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

پھر اس کے بعد ایک اور آدمی کو لایا جائے گا جس کو اللہ نے خوب دولت دے رکھی تھی اور اس نے اللہ کے راستہ میں ہر طرف سے خوب خرچ کیا تھا، مگر مقصد صرف لوگوں میں شہرت حاصل کرنا تھا، اس کو بھی بلا کر سوال کیا جائے گا کہ میں نے تم کو اتنی دولت سے نوازہ تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ جواب دے گا اے اللہ! میں نے اس مال کو ان تمام مقامات میں خرچ کیا ہے جن میں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، میں نے غریبوں کی خوب دیکھ بھال کی، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کی، مدارس اور مساجد کے اخراجات کو برداشت کیا، تو اللہ کی طرف سے جواب دیا جائے گا، تم نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ سب ریا کاری اور شہرت کے لئے کیا تھا تا کہ لوگ تمہیں سخی کہیں اور دنیا میں تمہیں سخی کہا جا چکا ہے، اب یہاں تم کو کچھ بھی نہ ملے گا، اور ملائکہ بھی اس کو جھٹلائیں گے اور اس کو بھی اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا (ترمذی ۲/۶۳)۔

وسوسہ ریا، ریا نہیں

بعض اوقات شیطان انسان کو اپنے مکر و فریب کا شکار بنالیتا ہے، کہ آدمی عبادت تو اخلاص کے ساتھ ہی شروع کرتا ہے مگر اس کو کوئی عبادت کرتا ہوا دیکھ لے تو وہ خوش ہو جاتا ہے کہ لوگوں میں میری عبادت مشہور ہو گی، یا کوئی نہ دیکھے تو بھی درمیان عبادت شیطان اس کو اس وسوسہ میں ڈال دیتا ہے کہ اس کی یہ عبادت ریا کاری تو نہیں، اس کو ریا اور دکھلاوا نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ ایک وسوسہ ہے جو شیطان کی

Scanned by CamScanner

طرف میں آرہا ہے، اس لئے عبادت گزاروں کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنی عبادت میں مشغول رہیں، یہ وسوسہ خود بخود ختم ہو جائے گا، اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آئینے میں تصویریں نظر آتی ہیں، جو لوگ آئینہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حقیقتاً آئینہ کے اندر کوئی چیز موجود ہے، جیسے بچے تصویر کو دیکھ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جو لوگ آئینے کی حقیقت سے واقف کار ہیں وہ جانتے ہیں کہ اندر کچھ بھی موجود نہیں ہے، اسی طرح ان وساوس کا معاملہ ہے کہ ان کا تعلق قلب کی اندرونی کیفیت کے ساتھ نہیں ہوتا ہے، شیطان وساوس کے ذریعہ عبادت سے روکنا چاہتا ہے کہ بندہ اس کو دفع کرنے کی کوشش میں لگ جائے اور اتنی دیر تک وہ عبادت سے رکا رہے، لیکن ایک عبادت گزار جب اپنے عمل کو جاری رکھتا ہے اور وساوس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالی کی جانب سے اس کو دوہرا اجر دیا جاتا ہے، ایک عمل کرنے کے بدلے اور دوسرا اس مجاہدہ کا جو اس نے اس وسوسہ کے خلاف کیا ہے۔

ریا کاری کی وجہ سے عبادت ترک نہ کرو

اور اگر کوئی شخص واقعتاً ریا کاری اور دکھلاوے جیسی بیماری میں مبتلاء ہے، تب بھی اس کو اپنی عبادات ترک نہیں کرنی چاہئے، بلکہ وہ اپنا معمول جاری رکھے اور اللہ تعالی سے اخلاص کی دعاء بھی کرتا رہے، یہی کیا اس کے لئے کم ہے کہ اللہ تعالی نے

Scanned by CamScanner

اس کو اپنا نام لینے کی توفیق سے سرفراز فرما رکھا ہے، آج کی یہ رکاری کل انشاء اللہ اخلاص سے بدل جائے گی اس لئے کہ اطاعت خداوندی ایسی ہی چیز ہے جو آخر کار درست ہو کر ہی رہتی ہے، اکثر دیکھا گیا ہے جو لوگ کسی زمانے میں ریا کار اور دکھلاوے میں مشہور تھے آج ان کا شمار وقت میں اولیاء میں ہوتا ہے، کسی بزرگ کا قول ہے "تعلمت العلم لغیر اللہ فابی العلم الا ان یکون للہ" "میں نے علم سیکھا تو تھا غیر اللہ کے لئے (دنیاوی اغراض کے لئے) مگر علم نے خود نہ مانا اور وہ اللہ کا ہی ہو کر رہا۔

ایک چور کی حکایت

حضرت تھانویؒ نے ایک حکایت نقل فرمائی ہے کہ ایک چور بادشاہ کی لڑکی پر فریفتہ ہو گیا، ایک دن وہ چور اتفاقاً چوری کرنے کے لئے نکلا راستے میں بادشاہ کا محل تھا وہ اسی میں گھس گیا، اندر گیا تو اسے بادشاہ اور اس کی بیگم کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی، وہ اور قریب ہوا تو اس نے سنا کہ وہ دونوں اپنی بیٹی کی شادی کے متعلق گفتگو کر رہے تھے، بادشاہ کہہ رہا تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی اس نوجوان سے کرونگا جو متقی اور پرہیزگار ہو خواہ دنیوی رتبہ اس کے پاس ہو یا نہ ہو، وہ چور اتنا سن کر چوری کرنا بھول گیا اور الٹے پاؤں محل سے واپس آیا، اب اس کو اپنا عشق کامیابی کی منزلیں طے کرتا نظر آ رہا تھا، وہ چوری چکاری چھوڑ کر ایک مسجد میں جا کر بیٹھ گیا اور دن و رات اللہ

Scanned by CamScanner

کی عبادت میں مشغول رہنے لگا، نماز پنج گانہ کے بعد وہ نوافل اور اوراد میں مشغول ہو جاتا، رات کو اپنے رب کے حضور روتا اور گڑگڑاتا رہتا، لوگ اس کی آہ و بکا سن کر اس پر رشک کرتے، کچھ دن اسی طرح عبادت کرتے ہوئے گزر گئے اب علاقہ میں اس کی عبادت، تقویٰ اور پرہیزگاری کی خوب شہرت ہوگئی جس کے لئے وہ یہاں پر آیا تھا، ادھر بادشاہ نے ایک دن اپنے وزیر کو بلا کر کہا کہ وہ اس کی لڑکی کے لئے کوئی نیک صالح، تقویٰ و پرہیزگاری سے متصف کوئی نوجوان تلاش کرے، وزیر نے بادشاہ کو اسی نوجوان کا پتہ بتا دیا کہ فلاں علاقے کی مسجد میں اس کا قیام ہے، بادشاہ نے اپنی بیٹی کا پیغام نکاح دیکر وزیر کو اس کے پاس بھیجا، وزیر نے جا کر اس نوجوان سے بات کی اور بادشاہ کا پیغام دیا، اسی پیغام کے لئے اس نے عبادت کا یہ ڈھونگ رچایا تھا مگر اب دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی، اس نوجوان نے کہا یہ بات سچ ہے کہ میں نے عبادت کا یہ سلسلہ اسی لئے شروع کیا تھا تاکہ بادشاہ کی نظر مجھ پر پڑے اور میں اپنے عشق میں کامیاب ہو جاؤں، مگر اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر اپنا خصوصی فضل فرمایا اور عبادت کی حلاوت وشیرینی سے میرا دل لبریز کردیا، اب مجھے بادشاہ کی بیٹی کی کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ ہی بادشاہ کے جاہ وحشم میرے کسی کام کے ہیں، میرا تعلق اس ذات کے ساتھ ہو چکا ہے جو تمام جہانوں کا بادشاہ ہے، لہٰذا: میں صرف ایک خطے کے بادشاہ کی بیٹی کے لئے سارے جہانوں کے بادشاہ کا در نہیں چھوڑ سکتا، اس لئے آپ تشریف

Scanned by CamScanner

لے جائیے اور میرا اور اپنا وقت ضائع نہ کیجئے۔

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن
پہلے عادت پھر عبادت بن گئی

اس لئے کوئی بھی بندہ محض اس وجہ سے کہ اس کو اخلاص کی دولت نصیب نہیں اپنی عبادات کو ترک نہ کرے، اخلاص کی کوشش ضرور کرتا رہے، نہ جانے کس وقت اللہ کی خصوصی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کو اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا جائے۔

اللہ ہم سب کو توفیق عمل نصیب فرمائے اور اخلاص کی دولت سے سرفراز فرمائے (آمین)

مؤلف کی دیگر تالیفات

(۱) **دعا اور صاحب دعا:** جس میں دعا کی فضیلت، قبولیت کی علامات، عدم قبولیت کے اسباب، قبولیت کے شرائط، وغیرہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۲) **مہر کی شرعی حیثیت:** جس میں مہر کی شرعی مقدار، مہر زیادہ متعین کرنے کی خرابیاں، مہر ادا نہ کرنے پر وعید، جیسے بہت سے اہم مضامین کو قلم بند کیا گیا ہے۔

(۳) **فضائل اذان واقامت:** اس کتاب میں فضیلت اذان واقامت، مؤذنین کی فضیلت، اس کے شرائط، اذان واقامت کے مسائل اور اذان واقامت میں ہونے والی غلطیوں کی نشان دہی کی گئی ہے

(۴)**فضیلت توبہ و استغفار** :یہ کتاب اپنے گناہوں پر نادم وشرمندہ اور مغموم لوگوں کے لئے اچھی مونس وغم خوار، اور اللہ کے حضور میں توبہ و استغفار کرنے والے حضرات کے لئے بہترین ہادی و رہبر ہے۔

(۵)**تحفة المدارس** :اس کتاب میں اسلامی عقائد، نماز کے سنن وواجبات اور فرائض، مختصر قواعد تجوید، سیرت طیبہ، قرآنی معلومات اور بہت سی مفید باتیں قلم بند کی گئی ہیں، درجات حفظ وناظرہ اور عربی درجات کے طلبہ کے لئے انتہائی مفید کتاب ہے۔

Scanned by CamScanner